

ماہ رجب کے فضائل میزان میں ()

دفتر تعاونی برائے دعوت و توعیۃ الجالیات ربوہ، الرياض

ماہ رجب کے فضائل میزان میں

اللہ تعالیٰ نے اپنی بالغ حکمت کے تحت بعض دنوں، راتوں اور مہینوں کو بعض پر فضیلت دی ہے تاکہ عبادت گزار لوگ نیکی کے کاموں میں جٹ جائیں اور زیادہ سے زیادہ نیک اعمال بجالائیں، لیکن انس و جن کے شیاطین ان کو صحیح راہ سے روکنے میں لگے ہوئے ہیں اور ان کو اپنا شکار بنانے کے لئے ہر گھات میں بیٹھے ہوئے ہیں تاکہ نیک لوگوں کے اور خیر کے کاموں کے درمیان رکاوٹیں کھڑی کر دیں، چنانچہ انہوں نے ایک گروہ کے سامنے یہ بات خوش نما کر کے دکھائی کہ فضل و رحمت کے موسم رحمت کے بجائے کھیل کود اور راحت پسندی کے مہیران اور لذات و شہوات کے دنگل ہیں۔ نیز ایک دوسرے گروہ کو جس کی نیک نیتی پر شک نہیں کیا جاسکتا، مگر وہ جہالت کا مارا ہوا ہے، یا جو

دین و دنیوی چودھراہٹ اور مصلحت کے اسیر ہیں اور اپنی مصلحت اور اپنی ریاستی حیثیت کھوجانے کے خائف ہیں، ان کو موسم خیر و سنت کے برعکس اس موسم بدعت پر اکساتے ہیں جس کی اللہ نے کوئی سند نہیں اتاری۔ حسان بن عطیہ فرماتے ہیں: "کوئی قوم اپنے دین میں بدعت نہیں ایجاد کرتی مگر اللہ تعالیٰ اس سے اس جیسی سنت کو اٹھا لیتا ہے اور قیامت تک اس کو واپس نہیں لوٹاتا"۔ (1)، بلکہ ایوب سختیانی نے تویر ماں تک فرمایا: "بدعتی جتنا زیادہ بدعتی کاموں میں منہمک ہوتا جاتا ہے، اتنا ہی وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا چلا جاتا ہے"۔ (2)۔

شاید ان بدعتی موسموں میں سب سے نمایاں وہ برعات ہیں جو بہت سے ملکوں میں کچھ عباد و زہاد ماہ رجب میں انجام دیتے ہیں، اس لئے میں نے اس مقالہ میں ان لوگوں کے بعض اعمال کو موضوع بحث بنایا ہے اور امت کی خیر خواہی اور نصیحت کے لئے

انہیں شرعی نصوص اور اقوال اہل علم پر پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے، شاید اس سے کسی قلب کو ہر ایت مل جائے، بدعت کی تاریکیوں اور جہالت کی بھول بھلیوں میں بھٹک رہی کوئی آنکھ اور کان کو دیکھنا و سننا نصیب ہو جائے۔

2- کیا ماہ رجب کو دیگر مہینوں پر فضیلت حاصل

ہے؟

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "خود ماہ رجب کی، نہ اس کے روزہ کی، نہ اس کے کسی خاص دن کی اور نہ اس کی کسی خاص رات کی فضیلت میں کوئی ایسی صحیح حدیث آئی ہے جو قابل حجت ہو، مجھ سے قبل یہی بات جزم کے ساتھ امام حافظ اسماعیل ہروی بھی کہہ چکے ہیں، ان کی نیز ان کے علاوہ دوسروں کی اس بات کی صحیح سند سے ہم نے روایت کی ہے"۔ (3)

حافظ موصوف مزید فرماتے ہیں: "رہی وہ احادیث جو ماہ رجب کی فضیلت کے سلسلہ میں ہیں، یا اس کے روزوں کی، یا اس کے چند دن کی فضیلت کے بارے میں صراحت کے ساتھ آئی ہیں، تو اس کی دو قسمیں ہیں: ضعیف اور موضوع، ہم ضعیف حدیثوں کو بیان کریں گے اور موضوع احادیث کی طرف واضح اشارہ بھی کریں گے" (4)، پھر موصوف نے ان احادیث کو بیان کیا۔

صلاة الرغائب

اولا: صلاة الرغائب کا طریقہ

اس نماز کی کیفیت انس رضی اللہ عنہ کی ایک موضوع حدیث میں اس طرح بیان ہوئی ہے: "جو شخص ماہ رجب کی پہلی جمعرات کو روزہ رکھے اور جمعہ کی رات عشاء اور تاریکی ہونے کے درمیان بارہ رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں سورہ الفاتحہ ایک مرتبہ اور (انا انزلناه فی لیلة القدر) تین مرتبہ اور (قل هو اللہ احد) بارہ

مرتبہ اور ہر دو رکعت میں سلام پھیرے۔ پھر جب نماز سے فارغ ہو جائے تو مجھ پر ستر مرتبہ درود بھیجے، پھر دو سجدے کرے پہلے سجدے میں ستر مرتبہ (سُبُوْحِ قُدُوْسِ رَبِّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ) پڑھے، پھر سجدے سے سر اٹھائے اور ستر مرتبہ (رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوِزْ عَمَّا تَعْلَمُ، اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ) کہے پھر دو سہرا سجدہ کرے اور اس میں بھی یہی دعا پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرمائے گا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو بندہ یا بندہ بنی اس نماز کو پڑھے اللہ اس کے تمام گناہوں کو معاف کر دے گا خواہ اس کے گناہ سمندر کے جھاگ، ریت کے ذرات، پہاڑوں کے وزن اور درختوں کے اوراق کے برابر ہوں، نیز قیامت کے دن وہ اپنے غنوادے سے ستر جہنم واجب لوگوں کی شفاعت کرے گا۔

ثانیا: صلاة الرغائب کے سلسلہ میں اہل علم کے اقوال

علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "یہ نماز نہایت قبیح و منکر بدعت ہے اور کئی منکرات کو شامل ہے، لہذا اس کے ترک، اعراض اور پڑھنے والے پر نیکیر ثابت ہو جاتا ہے"۔ (6)۔

علامہ ابن النحاس رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "یہ بدعت ہے اور اس سلسلہ میں وارد حدیث باتفاق محدثین موضوع ہے"۔ (7)۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "جہاں تک صلاة الرغائب کا تعلق ہے تو اس کی کوئی اصل نہیں بلکہ بدعت ہے۔ لہذا اسے نہ تنہا پڑھنا مستحب ہے نہ باجماعت، کیونکہ صحیح مسلم کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کی رات کو تہجد کے لئے اور دن کو روزہ کے لئے خاص کرنے سے منع فرمایا

ہے، صلاۃ الرغلاب کے سلسلہ میں جو حدیث کیان کی جاتی ہے وہ باتفاق علماء جھوٹی اور موضوع ہے، کسی ایک بھی سلف اور امام سے اس کا ذکر تک منقول نہیں ہے"۔ (8)۔

علامہ طرطوشی رحمہ اللہ نے تو اس کے اہجد کی لہذا اس طرح کیان کی ہے "مجھ کو ابو محمد مقدسی نے خبر دی، انہوں نے کہہ "ہمارے یہاں بیت المقدس میں صلاۃ الرغلاب کا وجود نہیں تھا جو رجب و شعبان میں پڑھی جاتی ہے، یہ نماز ہمارے یہاں 448 ھ میں اس طرح اہجد کی گئی کہ ابن ابی الحمرء نام کا ایک شخص نابلس سے بیت المقدس آیا، وہ نہایت اچھا قرآن پڑھتا تھا، اس نے مسجد اقصیٰ میں شعبان کی پندرہویں رات کو نماز پڑھی 50000 علامہ موصوف نے آگے فرمایا "اور ہاں تک رجب کی نماز ہے تو یہ ہمارے یہاں بیت المقدس میں 480 ھ کے بعد ہی شروع کی

گئی، اس سے پہلے ہم نے اسے نہ کسی کو پڑھتے دیکھا نہ ہی کسی سے سنا تھا"۔ (9)۔

علامہ ابن الجوزی، حافظ ابو الخطاب، اور ابو شامہ نے اس نماز کے سلسلہ میں وارد حدیث کے موضوع ہونے کا حکم لگایا ہے، (20) جبکہ علامہ ابن الحاج (22) اور ابن رجب نے اس نماز کو بدعت قرار دیا ہے، نیز حافظ ابن رجب نے ابو اسمعیل انصاری، ابو بکر سمعانی، ابو الفضل بن ناصر (22) اور کئی دوسروں سے بھی اس کے بدعت ہونے کی بات نقل کی ہے۔ (23)۔

ثالثاً عوام کا دل رکھنے کے لئے صلاة الرغلاب پڑھنا

علامہ ابو شامہ نے فرمایا مجھ سے چند اماموں نے بیان کیا کہ وہ صلاة الرغلاب صرف اس لئے پڑھتے ہیں تاکہ عوام کے قلوب کی دل جمعی کریں تاکہ وہ مسجد کو پکڑیں رہیں، نہ پڑھنے کی صورت میں خطرہ ہے کہ ہمیں وہ لوگ چھٹک نہ جائیں! اس بیان میں ایک خرابی

توان کا بلا صحیح نیت کے نماز پڑھانا ہے، دوسرا اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہونے کی توہین و ناقدری، اس بدعت میں اگر دیگر نرکھیاں نہ ہوتیں کتاب بھی لانا کافی تھا اور جو شخص بھی اس نماز پر ایمان رکھے گا یا اچھا سمجھے گا وہ اس بدعت کی ترویج میں معاون بنے گا، عقیدہ کے سلسلہ میں اپنے عوام کو فریب دے گا اور جس کی کنا پر وہ شریعت پر جھوٹ بولنے میں ان کے شریک کار ہوں گے۔ اگر ان عوام کی آنکھیں کھول دی جائیں اور سال بسال انہیں اس کی حقیقت معلوم کرادیا جاتا رہے تو وہ اس نماز کو سرے سے پڑھنا چھوڑ دیں گے اور اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے اور باطل قرار دیں گے، لیکن ایسا کرنے سے بدعت کے شائقین اور اس کی آہاری کرنے والوں کا قبضہ ختم ہو جائے گا، سرداری و اقتدار کے زوال کا یہی خوف ہی اہل کتاب کے چودھریوں کو اسلام قبول کرنے سے مانع رہا اور انہی کے سلسلہ میں یہ آیت نازل ہوئی 8 ﴿فویل للذین

يكتبون الكتاب بايديم ثم يقولون هذا من عند الله ليشر وابه ثنا قليلا،
 فويل لهم مما كتبت ايديهم وويل لهم مما يكسبون)) (البقره 798)
 - (24) -

"ان لوگوں کے لئے ویل ہے جو اپنے ہاتھوں کی لکھی
 ہوئی کتاب کو اللہ تعالیٰ کی طرف کی کہتے ہیں اور اس طرح کیا
 کھاتے ہیں، ان کے ہاتھوں کی لکھائی کو اور ان کی کھائی کو ویل
 (ہلاکت) اور افسوس ہے۔"

اسراء و معراج

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم معجزات میں آپ کو
 راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی سیر کرانا اور پھر وہاں سے
 ساتوں آسمان اور اس سے بھی اوپر معراج کرایا جانا ہے۔ بعض
 ملکوں میں اسی اسراء و معراج کی یادگار کے طور پر ستائیس رجب کی
 رات کو جشن منایا جاتا ہے، جبکہ اس رات میں معراج ہونا صحیح

نہیں ہے، حافظ ابن حجر ابن دحیہ سے نقل فرماتے ہیں کہ ۸ "بعض قصہ گو لوگوں نے یہ بیان کیا ہے کہ معراج ماہ رجب میں پیش آئی تھی، انہوں نے فرمایا کہ یہ کذب ہے۔ (۲۵) - علامہ ابن رجب رحمہ اللہ فرماتے ہیں ۸ "معراج والی روایت قاسم بن محمد سے ایسی سند سے مروی ہے جو صحیح نہیں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ستائیس رجب کو معراج ہوئی تھی۔ ابراہیم حربی وغیرہ نے اس بات کا انکار کیا ہے۔" (۲۶) -

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ۸ "معراج کے مہینہ، عشرہ اور دن کے بارے میں کوئی قطعی دلیل ثلثت نہیں ہے، بلکہ اس سلسلہ میں نقول منقطع و متضاد ہیں جن سے کسی تاریخ کی قطعیت ثلثت نہیں ہو سکتی۔" (۲۷) -

مزید براں اگر اسراء و معراج کے رات کی تعیین بھی ثلثت ہو جائے تب بھی کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ اس رات کو

کسی عمل کے لئے خاص کر لے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا کوئی عمل ثلثت ہے نہ آپ کے کسی صحابی سے اور نہ کسی تابعی سے کہ انہوں نے معراج کی رات کی دوسری راتوں کے مقابلہ میں کوئی خصوصیت ثلثت کی ہو، چہ جائیکہ اس کی یاد میں کسی قسم کا جشن مناتے ہوں، اس کے ساتھ ساتھ اس رات کو محفل قائم کرنے میں کئی طرح کی بدعات و منکرات پائے جاتے ہیں۔ - (28) -

ماہ رجب میں جانور ذبح کرنا

ماہ رجب میں اللہ کی رضا کے لئے مطلقاً جانور ذبح کرنا دیگر مہینوں کی طرح منع نہیں ہے، لیکن اہل جاہلیت اس ماہ میں ایک "عتیرہ" نام کا ذبیحہ ذبح کرتے تھے۔ اہل علم نے اس ذبیحہ کے حکم کے سلسلہ میں اختلاف کیا ہے، چنانچہ علماء کی اکثریت اس بات کی طرف گئی ہے کہ اسلام نے اسے باطل قرار دے دیا ہے، ان کا

استدلال بخاری و مسلم کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے ہے کہ 8 ((لا فرع ولا عتیۃ)) " نہ فرع جائز ہے نہ عتیۃ درست " - (29) -

جبکہ ابن سیرین اور بعض دیگر اہل علم اس طرف گئے ہیں کہ "عتیۃ" مستحب ہے، ان کا استدلال ان احادیث سے ہے جو اس کے جواز پر دال ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ابوہریرہ کی حدیث ان احادیث سے زیادہ صحیح اور زیادہ پایہ ثبوت کو پہنچی ہوئی ہیں، لہذا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر عمل مقدم ہوگا، بلکہ علامہ ابن منذر نے تو اسے منسوخ قرار دیا ہے، کیونکہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بہت بعد میں مسلمان ہوئے اور جواز والی حدیث لکتدائے اسلام کی ہیں، پھر بعد میں یہ منسوخ ہوگئی، اور یہی راجح قول ہے۔ (20)

حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں "اسلام میں عتیرہ نہیں ہے، یہ تو جاہلیت کی بات تھی کہ آدمی روزہ رکھتا تھا اور عتیرہ بھی قربان کرتا تھا"۔ (22)۔

علامہ ابن رجب رحمہ اللہ فرماتے ہیں 8 ماہ رجب میں ذبح کے مشابہ یہ بھی ہے کہ اسے خاص موسم اور عید کا لیا جائے، مثلاً اس ماہ میں حلوی وغیرہ اور دیگر مخصوص کھانے کا اہتمام کرنا وغیرہ، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ ماہ رجب کو عید کا لینا مکروہ جانتے تھے۔ (22)۔

ماہ رجب کو روزہ یا اعتکاف کے لئے خاص کرنا

علامہ ابن رجب رحمہ اللہ فرماتے ہیں "جہاں تک ماہ رجب میں روزوں کا تعلق ہے تو خاص کر اس کے روزوں کی فضیلت کے سلسلہ میں نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ ثبوت ہے اور نہ آپ کے صحابہ کرام سے"۔ (23)۔

علا مہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں "8" جہاں تک خصوصیت کے ساتھ ماہ رجب کے روزوں کا تعلق ہے تو اس کی تمام احادیث ضعیف بلکہ موضوع ہیں، ان میں سے کسی پر بھی اہل علم اعتماد نہیں کرتے اور یہ ان ضعیف احادیث میں سے بھی نہیں ہیں جو فضائل میں روایت کی جاتی ہیں، بلکہ تمام کے تمام جھوٹی اور موضوع ہیں ۵۵۵۵۵ امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رجب کے روزے سے منع فرمایا، اس کی سند میں کلام ہے، جبکہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے صحیح طور سے ثبوت ہے کہ وہ لوگوں کے ہاتھوں کو ڈنڈے سے مارتے تھے تاکہ وہ ماہ رجب میں اپنے ہاتھوں کو کھانوں میں ڈال دیں اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ ماہ رجب کو رمضان کے مشابہ نہ بناؤ۔ جہاں تک روزوں کو رجب، شعبان اور رمضان تین مہینوں

کے اعتکاف کے ساتھ خاص کرنے کی بات ہے تو اس سلسلہ میں مجھے کسی بات کا علم نہیں، البتہ جو مسلمان مشروع روزہ رکھے اور ان روزوں کے ساتھ اعتکاف کرنا چاہے تو بلا شک یہ جائز ہے اور اگر بلا روزہ کے اعتکاف کرنا چاہے تو اس سلسلہ میں اہل علم کے دو مشہور قول ہیں۔ (24)۔

ماہ رجب کے خصوصی روزہ کی فضیلت کے سلسلہ میں کچھ وارد نہ ہونے کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ ماہ رجب میں کوئی نفل روزہ نہیں ہے، بلکہ جن روزوں کے بارے میں عام نصوص وارد ہوئے ہیں جیسے پیر اور جمعرات کے روزے نیز ہر ماہ کے تین روزے اور صوم داؤد یعنی ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن ترک کرنا تو یہ سب جائز ہیں، اور جیسا کہ علامہ طروشی نے ذکر کیا ہے مگر وہ صرف رجب کا وہ روزہ ہے جس میں درج ذیل تین صورتوں میں سے کوئی ایک صورت پائی جائے

2۔ جب مسلمان ماہ رجب کو ہر سال عوام اور شریعت سے ناواقف لوگوں کی رغبت کے مطابق خاص موسم کھالے اور اس کے روزے مثل رمضان فرض ہونا سمجھا جانے لگے۔

2۔ لوگوں کا یہ اعتقاد بن جائے کہ رجب کا روزہ ایک ثلث سنت ہے جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سننِ رجبہ کی طرح روزے کے ساتھ خاص کیا ہے۔

3۔ یہ اعتقاد کھالیا جائے کہ رجب کے روزے کو دیگر مہینوں کے روزوں کے مقابلہ میں خاص فضیلت حاصل ہے، اور یہ بھی عاشوراء کے روزے اور آخری رات کی تہجد کی فضیلت کے ہم درجہ ہے، امذابیہ فضائل کے باب سے ہے کہ سنن و فرائض کے باب سے۔ اگر یہ بات ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے ضرور بیان کرتے، یا زندگی میں کم از کم ایک مرتبہ ضرور

عمل کرتے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کیا تو ماہ رجب کا کسی مخصوص فضیلت کے ساتھ خاص ہونا باطل ٹھہرا۔

ماہ رجب میں عمرہ کی ادائیگی

کچھ لوگ ماہ رجب میں عمرہ کرنے کے بڑے حریص ہوتے ہیں، ان کا یہ اعتقاد ہے کہ ماہ رجب میں عمرہ کو خاص فضیلت و خصوصیت حاصل ہے۔ یہ بے بنیاد و بے اصل بات ہے، امام بخاری رحمہ اللہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے ادا کئے جن میں ایک ماہ رجب کا عمرہ تھا"۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما اس کے رد میں فرماتی ہیں: "اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمن پر رحم کرے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی عمرہ ادا کیا ہے میں

آپ کے ساتھ تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں کوئی عمرہ ادا نہیں کیا ہے"۔ (26)۔

علامہ ابن العطار نے فرمایا: "مجھے اہل مکہ کے بارے میں یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ لوگ کثرت سے ماہ رجب میں عمرہ ادا کرتے ہیں، جس کی میرے علم میں کوئی اصل و بنیاد نہیں ہے"۔
(27)

علامہ ابن باز رحمہ اللہ (28) تصریح فرماتے ہیں: "افضل مہینہ جس میں عمرہ ادا کیا جائے ماہ رمضان ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "عمرۃ فی رمضان تعدل حجۃ" ماہ رمضان میں عمرہ کی ادائیگی ثواب میں حج کے برابر ہے"۔ اس کے بعد ماہ ذوالقعدہ میں عمرہ افضل ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام عمرے اسی ماہ میں ادا کئے گئے تھے، جبکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ((لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوة حسنة))

(الاحزاب 28) "تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں بہترین نمونہ ہے"۔

ماہ رجب میں زکوٰۃ کی ادائیگی

بعض ملکوں میں لوگوں نے لچنایہ شیوہ بنا لیا ہے کہ وہ خصوصیت کے ساتھ ماہ رجب میں زکوٰۃ نکالتے ہیں، اس سلسلہ میں علامہ ابن رجب فرماتے ہیں 8 "سنت میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے اور نہ ہی کسی سلف سے یہ معروف ہے 5000 بہر حال زکوٰۃ واجب ہوتی ہے جب مال نصاب پر ایک سال مکمل ہو جائے، لہذا ہر شخص کا اس کے مالک نصاب ہونے کے دن سے سال پورا ہوتا ہے، اس لئے جب اس کا سال پورا ہو جائے تو زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے خواہ مہینہ کوئی بھی ہو، پھر موصوف نے وقت سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنے کے جواز پر روشنی ڈالی تاکہ فضیلت والے زمانہ کو

حاصل کر سکے، یا اس شخص کو زکوٰۃ دینے کا موقع مل سکے جس سے بڑھ کر ضرورت مند سال کے مکمل ہونے کے وقت دوسرا نہ مل سکے"۔ (29)۔

علامہ ابن عطار فرماتے ہیں 8 "اس دور میں لوگ جو ماہ رجب میں اپنی زکوٰۃ نکالتے ہیں دوسرے مہینوں کو چھوڑ کر تو اس کی کوئی اصل نہیں ہے، بلکہ شارع کا یہ حکم ہے کہ سال پورا ہونے پر مال کی زکوٰۃ نکالنا واجب ہے خواہ رجب کا مہینہ ہو یا کوئی دوسرا۔ (30)۔

ماہ رجب میں کوئی بڑا واقعہ نہیں ہوا

علامہ ابن رجب فرماتے ہیں 8 "چند روایت میں آیا ہے کہ ماہ رجب میں بڑے حادثات واقع ہوئے ہیں، جبکہ ان میں سے ایک بھی صحیح نہیں ہے، مثلاً یہ مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رجب کی پہلی رات کو پیدا ہوئے اور آپ کو ستائیس رجب

کو نبی کانایا گیا، یہ بھی کہا گیا ہے کہ چھپیں رجب کو نبی کانایا گیا، جبکہ ان میں سے کچھ بھی صحیح طور سے ثلث نہیں ۰۰۰۔" (32)

بعض داعیوں کے ساتھ ایک وقفہ تامل

آج کل بعض داعی بدعت رجب جیسی مختلف قسم کی موسمی بدعات کا ارتکاب کرتے ہیں جبکہ وہ ان کی غیر مشروعیت اور ناجائز ہونے کے قائل ہیں، اپنے اس کے لئے وہ یہ دلیل دیتے ہیں کہ اگر لوگ اپنے بدعتی کاموں کو ترک کر دیں گے تو ان کے عبادت کے کاموں کو چھوڑ کر دیگر ناجائز کاموں میں مشغول ہو جانے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے، حالانکہ بدعت شرک کے بعد سب سے بڑا اور خطرناک گناہ ہے، مگر یہ دعوت کا منہکیت ہی خطرناک رحمان ہے اور اصلاح کا بہت ہی بڑا نقصان دہ طریقہ، نیز سب سے بڑی بات یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے مخالف ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ لوگوں کو اس خالص

سنت کی طرف بلایا جائے جس کے بغیر اصلاح نہیں ہو سکتی، امام ثوری فرماتے ہیں ۸ "فقہاء کہتے ہیں ۸" قول عمل کے بغیر درست نہیں ہو سکتا، اور قول و عمل نیت کے بغیر صحیح نہیں ہو سکتے، اور قول، عمل اور نیت سنت کی مطابقت کے بغیر درست نہیں ہو سکتی"۔ (32)۔

ان لوگوں پر یہ فرض تھا کہ وہ سنت کی تعلیم لیتے اور دوسروں کو تعلیم دیتے اور خود کو اور گرد و پیش کے لوگوں کو اس پر عمل کی دعوت دیتے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ۸ ((من عمل علایس علیہ امرنا فھورد)) "جو شخص ایسا عمل کرے جس پر ہمارا حکم نہیں ہے وہ مردود ہے"۔ اور ابو العالیہ رحمہ اللہ نے کتنی اچھی بات کہی ہے، انہوں نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا ۸ "اسلام کی تعلیم لو اور جب اس کی تعلیم لے لو تو اس کو چھوڑ کر دوسری طرف رغبت نہ کرو، تم پر صراط مستقیم پر چلنا واجب ہے،

کیونکہ اسلام ہی صراطِ مستقیم ہے اور صراطِ مستقیم سے ذرہ برابر دائیں بائیں نہ ہٹو، اور تم پر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل فرض ہے اور تم ان خواہشات سے اجتناب کرو جو لوگوں میں بغض و عداوت پیدا کرتی ہیں۔" (33)۔

ان سے پہلے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اے قاریوں کی جماعت! راہِ راست پر قائم رہو، تم سبقت لے جانے میں بہت دُور جا چکے ہو، اگر تم نے دائیں بائیں کا راستہ پکڑ لیا تو تم بہت دُور کی گمراہی میں جا پڑو گے۔" (34)۔

انہی میں آج داعیوں اور ان کے ساتھ تمام امتِ مسلمہ سے یہ مطلوب ہے کہ تمام حالات میں مکمل طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خالص اتباع کریں جیسے ان تمام سے یہ مطالبہ ہے کہ وہ خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں، اگر وہ اپنی نجات اور دین کی مدد و عزت اور غلبہ چاہتے ہیں، ارشادِ ربانی ہے: ﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ

ربہ **فلیعمل عملاً صالحاً ولا یشرک بعبادۃ ربہ احداً**) (الکہف 2208) "تو جسے بھی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہئے کہ ٹھیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے"۔ نیز ارشاد الہی ہے **(وَلِیُنصِرِن اللہ من ینصرہ، ان اللہ لقیوی عزیز)** (الحج 408) "جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا، بے شک اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں والا بڑے غلبے والا ہے"۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو خیر و نیکی کے کاموں کی توفیق دے، وہی سیدھی راہ کی ہدایت دینے والا ہے۔

حواشی

- (2) الحلیہ 6/73 - (2) الحلیہ 9/3 - (3) تبیین العجب فیما ورد فی فضل رجب لابن حجر، ص 6، دیکھئے السنن والمبتدعات للشیخ، ص 225 - (4) تبیین العجب فیما ورد فی فضل رجب لابن حجر، ص 8 - (5) احیاء العلوم للغزالی 2/202، تبیین العجب فیما ورد فی فضل رجب لابن حجر، ص 22-24 - (6) فتاویٰ امام نووی ص 57 - (7) کتابیہ الغافلین ص 496 - (8) فتاویٰ ابن تیمیہ 23/232، 234، 235 - (9) السوایح والبرع، ص 203 - (20) الباعث علی اذکار البرع والحوادث، ص 62-62 - (22) المدخل 2/222 - (22) لطائف المعارف، تحقیق الاستاذ لیس السواہ، ص 228 - (23) مقدمۃ مساجلۃ العزیزین عبد السلام وابن الصلاح، ص 7-8 - (24) الباعث علی اذکار البرع والحوادث، ص 205 - (25) تبیین العجب، ص 6 - (26) زاد المراد لابن القیم 2/275، علامہ ابن حجر نے فتح الباری، 7/242-243 میں معراج کے وقت کے بارے

اختلاف ذکر کیا ہے اور واضح کیا ہے کہ ایک قول یہ ہے کہ معراج ماہ رجب میں ہوئی تھی، دوسرا قول یہ ہے کہ ماہ ربیع الاول میں اور تیسرا قول یہ کہ ماہ رمضان یا شوال میں ہوئی تھی، صحیح باث وہی ہے جو علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بیان کی ہے۔ (27) لطائف المعارف، لابن رجب، ص 233۔ (28) ان منکرات میں سے بعض کو ابن النحاس نے کتابہ العافلین، ص 497 میں، اور ابن الحاج نے المدخل 222-222 میں، اور علی محفوظ نے الابداع، ص 272 میں ذکر کیا ہے۔ (29) (جاری، حکث نم 54738، مسلم 2768، (20) دیکھئے 8 لطائف المعارف، ص 227، الاعتبار فی الناحج و المنوخ من الآثار للحازمی، ص 388-390۔ (22، 22) لطائف المعارف، ص 227۔ (23) لطائف المعارف، ص 228۔ (24) فتاویٰ، 25/290-292۔ (25) البارع و الحوادث، ص 220-222۔ (26) صحیح البخاری 2768۔ (27) المسابلیة بین العزین عبد السلام و ابن الصلاح، ص 56، دیکھئے فتاویٰ شیخ محمد بن ابراہیم، 6/28۔ (28) دیکھئے فتاویٰ اسلامیہ ترتیب محمد المسند، 2/303-304۔ (29) لطائف المعارف، ص 232-232۔ (30) المسابلیة بین العزین عبد السلام و ابن الصلاح، ص 55۔ (32) لطائف المعارف، ص 233۔ (32) الابارہ الکبریٰ، لابن بطہ 333۔ (33) الابارہ

الکبری، لابن بطہ 2/338 - (34) البارع والنسخی عنہما، لابن وضانح، ص 20-22
 حوالہ مجلۃ البیان -

فہرست مضامین

صفحہ	مضامین کتاب	نمبر
3	مقدمہ مولف	2
5	کیا ماہ رجب کو دیگر مہینوں پر فضیلت ہے؟	2
6	اولیٰ صلاۃ الرغلاب کا طریقہ	3
8	تکلیف صلاۃ الرغلاب کے سلسلہ میں اہل علم کے اقوال	4

9	صلوة الرغلب کی لکھنا کب اور کیسے ہوتی؟	5
20	عوام کا دل رکھنے کے لئے صلوة الرغلب پڑھنا	6
22	اسراء و معراج کس ماہ میں ہوتی؟	7
24	ماہ رجب میں جانور ذبح کرنا	8
26	ماہ رجب کو روزہ یا اعتکاف کے لئے خاص کرنا	9
28	ماہ رجب میں روزہ رکھنا تین صورتوں میں حرام ہے	20
20	ماہ رجب میں عمرہ کی ادائیگی	22
22	ماہ رجب میں زکوٰۃ کی ادائیگی	22
23	ماہ رجب میں کوئی بڑا واقعہ نہیں ہوا	23
24	ماہ رجب میں جشن منانے والے داعیوں کے ساتھ ایک وقفہ تامل	24

26	غائمہ جہت	25
28	حوالہ جاٹ و حواشی	26
30	فہرست مضامین	27